میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

﴿ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنٗاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـٔٗاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

جمعرات،02رجب،1443ھ — 03/02/2022 — نمبر:1443/38

پریس ریلیز

مسجد الاقصیٰ صلاح الدین اور عبد الحمید ثانی کی منتظر ہے، جبکہ پاکستان کے حکمران مسجد الاقصیٰ پر قابض یہودی وجود کو تسلیم کرنے کی طرف بڑھ رہے ہیں

فلسطین کے یہودی قابضین کے ساتھ معمول کے تعلقات قائم کرنے کی جانب ایک قدم بڑھاتے ہوئے پاکستان کے حکمرانوں نے انٹرنیشنل میری ٹائم ایکسر سائز (IMX/CE 22) کے بینر تلے پاک بحریہ کو مشترکہ مشقوں کے لیے بھیجا ہے جو 17 فروری 2022 کو اختتام پذیر ہوں گی۔ یوں پاکستان کے حکمران مسلمانوں کی زمینوں پر قبضہ کرنے والوں کے ساتھ اتحاد قائم کرنے کی جانب قدم بڑھا رہے ہیں، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے، **﴿إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ﴾ "اللہ ان ہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا"** (الممتحنۃ، 60:9)۔ پاکستان کے حکمران یہود کے فلسطین پر قبضے کو ختم کرنے کے لیے اقدامات کرنے کے بجائے دشمن کو ہمارے ہتھیاروں، صلاحیتوں اور حکمت عملیوں سے آشنا کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ، **﴿وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ "اور ان کو جہاں پاؤ قتل کردو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے وہاں سے تم بھی ان کو نکال دو۔ اور فساد قتل وخونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔"** (البقرۃ، 2:191)۔

اے پاکستان کے مسلمانو! اسلام ہمیں کسی بھی اسلامی سرزمین پر قبضے کے خلاف فوجی جواب دینے کا پابند کرتا ہے، تو جب رسول اللہ ﷺ کے اسراء کی جگہ پر قبضہ ہو جائے تو ہمارا ردعمل کیا ہونا چاہیے؟! اللہ عزوجل نے فرمایا، **﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ﴾ "پاک ہے وہ (ذات) جو ایک رات میں اپنے بندے کو مسجد الحرام یعنی (خانہ کعبہ) سے مسجد الاقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں"** (الاسراء، 17:1)۔

مسجد الاقصیٰ کی حرمت پر حملے کے جواب میں وہ کیا چیز ہے جو ہمیں خاموشی اختیار کرنے اور اللہ کی نافرمانی پر مجبور کیے ہوئے ہے؟ کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں غریب اور معاشی وسائل سے محروم چھوڑ دیا ہے کہ ہمیں مسجد الاقصیٰ پر قابضین کے ساتھ معاشی نارملائزیشن کی ضرورت ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ امت اسلامیہ کے پاس دنیا کے بیش بہا قیمتی وسائل موجود ہیں، لیکن آج کے بے شرم اور نااہل حکمرانوں کی وجہ سے ہم معاشی بحران کا شکار ہیں۔ کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں کمزور اور مسلح قوت سے محروم چھوڑ دیا ہے کہ ہمیں یہودی وجود کے ساتھ معمول کے فوجی تعلقات قائم کرنے کی ضرورت ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہودی وجود کے 176,000 بزدل سپاہی، جو اس دنیا کی ختم ہو جانے والی زندگی سے چمٹے ہوئے ہیں، شہادت کے لیے تڑپتے سات سب سے بڑی مسلم افواج کے ستائیس لاکھ ستاسی ہزار پانچ سو (2787500) فوجیوں سے کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

مسجد الاقصیٰ آج کے جنرل صلاح الدین کی منتظر ہے۔ عباسی خلافت کی قیادت میں صلاح الدین نے 27 رجب 583 ہجری کو رسول اللہ ﷺ کی اسراء کی سالگرہ کے موقع پر الاقصیٰ کو آزاد کرایا تھا۔ دمشق کے قاضی محی الدین بن الذکی نے جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے اعلان کیا تھا، "عزت ہے اس لشکر کے لیے، جسے اللہ نے اسے (فلسطین کو) دوبارہ فتح کرنے کے لیے منتخب کیا ہے۔ اور نجات ہو آپ کے لیے، صلاح الدین یوسف ابن ایوب، آپ نے اس امت کی کھوئی ہوئی عزت کو بحال کیا!" تو کیا اب وقت نہیں آگیا کہ ہم نبوت کے نقش قدم پر خلافت کو دوبارہ قائم کریں، تاکہ آج ہمارے فوجی افسران صلاح الدین ایوبی اور اس کی فوج کو حاصل ہونے والی شاندار عزت اور کامیابی کو حاصل کر سکیں؟

مسجد الاقصیٰ خلیفہ عبدالحمید دوئم کی منتظر ہے۔ عثمانی خلیفہ عبدالحمید دوئم نے فلسطین کے حوالے سے صیہونی مال کی رشوت کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا تھا، "یہودیوں کو اپنے لاکھوں اپنے پاس رکھنے دیں۔ اگر خلافت مستقبل میں تباہ ہوگئی تو وہ بغیر کسی قیمت کے فلسطین لے سکتے ہیں۔ تاہم، جب تک میں زندہ ہوں، میں فلسطین کی سرزمین کو چھینتے ہوئے دیکھنے کے بجائے اپنے جسم میں تلوار دھکیلنا پسند کروں گا۔" 28 رجب 1342 ہجری کو خلافت کی تباہی کے بعد ہی فلسطین پر قبضہ کیا گیا تھا۔ تو کیا اب وقت نہیں آگیا کہ ہم نبوت کے طریقے پر خلافت کو دوبارہ قائم کریں، تاکہ ہم اپنے کھوئے ہوئے علاقے اور اپنے مقدسات کو آزاد کروا سکیں؟ صرف خلافت ہی مقبوضہ مسلم علاقوں کو آزاد کروائے گی اور امت کے دشمنوں کو مسلم علاقوں سے بے دخل کر دے گی۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس